سپلیمنٹ
روزنامہ سیاست حیدرآباد
۱۴ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ
اتوار ۲۲ مئی ۲۰۱۶ء

شب برأت

شیخ التفسیر مولانا میر لطافت علی

زیارت قبور کی شرعی حیثیت

زیارت قبور کے سنت ہونے کے تعلق سے مسلم شریف، ترمذی نسائی، ابن ماجہ اور دیگر احادیث کی کتابوں میں کئی روایتیں ملتی ہیں چنانچہ ایک حدیث شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا لیکن اب اجازت دیتا ہوں کہ تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیوں کہ قبروں کی زیارت موت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔

اب منع کئے جانے کی کیا وجہ تھی تو علماء فرماتے ہیں کہ چوں کہ وہ ابتدائے اسلام کا زمانہ تھا اور جاہلیت کے دور سے قریب تر تھا اور جاہلیت کے زمانہ میں کفر وشرک، بت پرستی اور قبر پرستی عام تھی تو خدشہ وخوف تھا کہ کہیں لوگ پھر قبر پرستی کی طرف مائل نہ ہوجائے۔ اس لئے زیارت قبور سے منع کردیا گیا تھا لیکن جب توحید اور اللہ ہی کی عبادت کا عقیدہ اہل اسلام میں راسخ اور مضبوط ہوگیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کی اجازت ہی نہیں دی بلکہ پرزور ترغیب بھی فرمادی اور حضورؐ بنفس نفیس وقتاً فوقتاً قبروں کی زیارت کرکے اپنی امت کے لئے سنت قرار دے دیا۔ اب یہ اجازت میں آیا مرد وخواتین دونوں شامل ہوں گے یا نہیں تو اس بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ جس طرح منع دونوں کے لئے تھا تو اجازت بھی دونوں کے لئے رہے گی بعض نے کہا کہ اجازت میں صرف مرد حضرات شامل ہیں عورتیں نہیں۔ کیوں کہ خواتین میں جزع خزع اور بے صبری، کم ہمتی پائی جاتی ہے اور زیارت قبور کے وقت صبر وتحمل سے نہیں رہ سکتی اس لئے ان کے لئے اور خصوصاً نوجوان عورتوں کے لئے احتیاط کرنا اور بچنا ہی بہتر ہے۔

اب رہا وہ احادیث جس میں حضور علیہ السلام سے قبروں کی زیارت ثابت ہے۔ منجملہ ان کے ایک وہ حدیث جس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب کبھی حضورؐ کی میرے یہاں باری ہوتی تو حضورؐ رات کے اخیر حصہ میں جنت البقیع تشریف لے جاتے اور اپنی مرحوم امت کے لئے دعا فرماتے کہ اے اللہ بقیع والوں کی مغفرت اور بخشش فرما۔ دیکھئے اس روایت سے تو معلوم ہورہا ہے کہ حضورؐ کثرت سے جنت البقیعؒ کے قبرستان جایا کرتے تھے اور ایک روایت ترمذی شریف میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضورؐ کو بستر پر نہ پایا، اٹھ کر میں نے جو دیکھا تو حضورؐ جنت البقیع میں اپنے مرحوم امتیوں کے لئے مغفرت اور بخشش کی دعا فرمارہے ہیں اور مجھے دیکھ کر فرمایا کہ اے عائشہؓ شعبان کی اس پندرہویں شب اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور بنی کلب کے بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں گناہگاروں کی بخشش فرماتا ہے ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں عام دنوں اور عام اوقات میں زیارت قبور مسنون (سنت) ہے وہیں مخصوص ایام جیسے آج کی شب برأت، جمعہ وغیرہ کے روز بھی زیارت قبور مسنون ومستحب ہے۔ جیسا کہ بیہقی کی روایت میں ہے کہ حضورؐ نے ارشاد فرمایا جو کوئی جمعہ کے دن اپنے ماں باپ یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کیا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرماتے ہیں اور اس کو نیکوکار لکھ دیتے ہیں۔ غرض زیات قبور سے جہاں مرحومین کے لئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا فائدہ ہے وہیں زیارت کرنے والوں کے لئے بھی عبرت نصیحت، آخرت کا خوف دنیا سے بے رغبتی اور بخشش وثواب کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ حضرت عثمانؓ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے رہتے تو اتنا روتے اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک آنسوؤں سے بھیگ جاتی تھی۔ لوگ اس بارے میں دریافت کئے کہ قبر کے پاس آپ اتنا کیوں روتے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ قبر آخرت کی پہلی منزل ہے اگر یہ آسان ہو جائے تو اس کے بعد کی منزلیں اور بھی آسان ہوجائیں گی۔ اگر یہ منزل سخت ہوجائے تو آگے کی منزلیں اور بھی سخت ہوجائیں گی۔ اس لئے بزرگوں نے لکھا ہے کہ مرنے والے کی مثال پانی میں ڈوبنے والے کی طرح ہے کہ جس طرح ڈوبنے والا ایک تنکے کا سہارا ڈھونڈتا ہے اسی طرح قبر والا ایصال ثواب کا منتظر رہتا ہے اور جب کوئی رشتہ دار اس کو کچھ ایصال ثواب کرتے ہیں تو وہ اس کے لئے دنیا ومافیھا سے بہتر ہوتا ہے اور فرشتے اس کے ایصال ثواب کو نور کے طبق میں رکھ کر اس قبر والے کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

ایصال ثواب کا ثبوت کئی ایک احادیث سے پایا جاتا ہے جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ محدث دکنؒ مواعظہ حسنہ میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ اور ہمارے مرحومین اپنے مزارات پر آنے والے حاضرین کو ایسا دیکھتے ہیں جیسا کہ دو شخصوں کے درمیان ایک آئینہ ہے اور آئینہ میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہیں چنانچہ حضرتؒ نے ایک حکایت بھی نقل فرمائی کہ ایک شخص کی والدہ کا انتقال ہوگیا اس کے دفن کے بعد اس کا لڑکا روز قبر پر جاتا اور کچھ دیر بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتا اور اپنے ماں کے نام اس کا ایصال ثواب کرکے واپس چلا جاتا۔ ایک دن اس کی والدہ خواب میں آکر کہنے لگی کہ بیٹا تو میری قبر پر آکر جو قرآن پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس قرآن کی برکت سے اتنے انوار نازل فرماتا ہے کہ میں تجھے دیکھ نہیں سکتی۔ میں اپنی مادری محبت کی وجہ تجھے دل بھر کر دیکھنا چاہتی ہوں مگر قرآن پڑھ کر فوراً چلا جاتا ہے اور میں تجھے دیکھ نہیں سکتی تو میری قبر پر آکر قرآن پڑھنے سے پہلے یا بعد میں کچھ دیر خاموش بیٹھ جاتا کہ میں تجھے دل بھر کر دیکھ سکوں: لڑکے نے کہا کہ امی جاں کیا میں تم کو نظر آتا ہوں ماں نے کہا بیٹے میں تجھے ایسا ہی دیکھتی ہوں جیسے مرنے سے پہلے دیکھتی تھی۔

مرنے والے کے سننے کے تعلق سے تو احادیث میں وضاحت ہے کہ وہ آنے جانے والوں کے جوتوں کی آواز کو سنتا ہے اور یہ بھی حکم دیا گیا کہ جب قبرستان جاؤ تو قبر والوں کو خطاب کرکے ان کو اس طرح سلام بھی کیا کرو کہ السلام علیکم یا دار قوم مومنین۔ اب خطاب وسلام اسی کو کیا جاتا ہے جو سنتا ہے تو معلوم ہوا کہ قبر والا جب سنتا ہے تو آنے والے کو دیکھ بھی سکتا ہے۔ پھر آگے فرماتے ہیں کہ یہ تو ہر مومن کی کیفیت ہے اولیاء اللہ کا تو کیا کہنا ان کی مزارات پر جاکر ان سے فیض حاصل کرنا یقیناً جائز ہے چنانچہ مرزا مظہر جان جاناںؒ فرماتے ہیں کہ بزرگان دین کی مزارات مبارکہ کی زیارت کے لئے جانا اور ان کی پاک ارواح سے ظاہری و باطنی فیض حاصل کرنا اور ان پر ایصال ثواب بے شمار برکات کا سبب ہے۔

چنانچہ امام شافعیؒ کے بارے میں آتا ہے کہ جب بھی آپ کو کوئی ضرورت اور سخت مسئلہ درپیش ہوتا تو امام اعظم کی قبر مبارک کے پاس جاکر دو رکعت نماز پڑھتے اور آپ کے وسیلہ سے دعا فرماتے تو وہ سخت مسئلہ حل اور آسان ہوجاتا۔ تو غور کیجئے امام شافعی جیسے عظیم ذات ہوکر بھی اپنے بزرگوں سے فیض لے رہے ہیں تو پھر ہم جیسے گناہگاروں کو تو ان ہستیوں سے فیض لینے اور ان کے وسیلہ سے دعا کرنے کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔ کیوں کہ یہ مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کے وسیلہ سے کی جانے والی دعاؤں کو جلد از جلد قبول فرماتا ہے۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ جن بزرگ ہستیوں سے ان کی ظاہری زندگی میں مدد اور فیض حاصل کیا جاتا تھا ان کے وصال کے بعد بھی ان سے مدد وفیض لیا جاسکتا ہے۔ (شعۃ اللمعات)

اسی طرح امام بخاریؒ کے وصال کے دو سو سال بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا لوگوں نے کئی بار نماز استقاء پڑھی اور دعا مانگی مگر بارش نہ ہوئی تو ایک نیک شخص اس مقام کے قاضی کے پاس گیا اور مشورہ دیا کہ آپ شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاریؒ کی قبر پر جایئے اور وہاں جاکر اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا مانگئے شاید اللہ تعالیٰ ہماری نماز و دعا قبول فرمالے۔ قاضی شہر نے اس مشورہ کو قبول کرلیا اور سب جاکر وہاں بارش کی دعا کی اور امام بخاریؒ سے قبولیت دعاء کی سفارش کی درخواست کی تو فوراً اسی وقت آسمان پر بادل امنڈ آئے اور سات دن تک بارش ہوتی رہی (تذکرہ المحدثین)

اب اگر اتنے شواہد ودلائل ہونے کے باوجود بھی کوئی انکار کرے اور نہ مانے تو یہ اس کی کم فہمی اور سلف صالحین کی زندگیوں سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ البتہ مزارات کو سجدہ وطواف اور غیر شرعی کام کرنا شرعاً ممنوع ہے۔

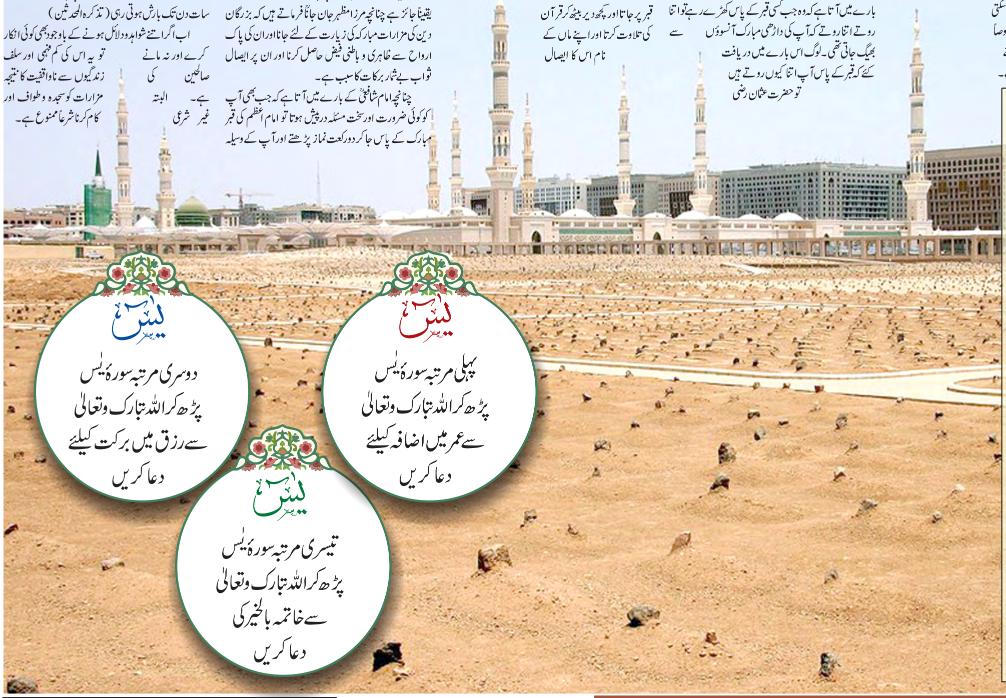

یٰسٓ
پہلی مرتبہ سورہ یٰسں
پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ
سے عمر میں اضافہ کیلئے
دعا کریں

یٰسٓ
دوسری مرتبہ سورہ یٰسں
پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ
سے رزق میں برکت کیلئے
دعا کریں

یٰسٓ
تیسری مرتبہ سورہ یٰسں
پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ
سے خاتمہ بالخیر کی
دعا کریں

شیریں فاطمہ

اعمال شب براءت

- ★ مغرب کی نماز کے بعد غسل کرکے دو رکعت نماز تحیۃ الوضوء پڑھے، اس کے بعد آٹھ رکعت نماز نفل چار سلام سے ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے تو گناہوں سے پاک ہوگا، دعائیں قبول ہوں گی اور پڑھنے والا ثواب عظیم پائے گا۔
- ★ دو رکعت نماز نفل اس طرح ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھے۔ سلام پھیرنے کے بعد درود شریف ایک سو بار پڑھے تو انشاء اللہ تعالی رزق میں وسعت ہوگی، غم والم سے نجات ملے گی اور گناہوں کی بخشش ومغرفت ہوگی۔
- ★ چودہ رکعت نماز نفل سات سلام سے ادا کرے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد جو سورہ چاہے پڑھے اور بعد نماز کے سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر جو بھی دعاء مانگے انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہوگی۔
- ★ صلحائے امت کا دستور ہے کہ اس رات میں صلوۃ التسبیح ادا کرتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نماز اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ ’’اے چچا! اس نماز کے پڑھنے سے اگلے پچھلے دانستہ ونادانستہ تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں‘‘۔ دوسری حدیث شریف میں اس طرح آیا ہے کہ ’’اے میرے چچا! اگر آپ کے گناہ کف دریا وریگ بیاباں سے بھی زیادہ ہوں گے تو اس نماز کی برکت سے بخش دیئے جائیں گے‘‘۔
- ★ اس رات میں تین مرتبہ سورہ یٰسین شریف کی تلاوت کرنا چاہئے، پہلی مرتبہ درازی عمر کی نیت سے، دوسری مرتبہ کشادگی رزق کی نیت سے اور تیسری مرتبہ دفع امراض وبلیات کی نیت سے۔ جب تین مرتبہ سوہ یٰسین شریف پڑھ چکے تو دعائے نصف شعبان پڑھے۔
- ★ اس کے علاوہ ۱۵ /شعبان المعظم کو روزہ رکھنے کی بھی احادیث میں تاکید کی گئی ہے۔

شبِ برأت میں صدقِ دل سے معافی مانگی جائے

ابوزہیر سید زبیر ھاشمی نظامی

آج ماہ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ کی پندرھویں شب ہے، جس کو ساری دنیا شب براءت کے نام سے جانتی ہے۔ یقیناً یہ رات بہت برکت والی ہے، کیونکہ اس متبرک رات میں ہمارا ہر کام تقسیم کیا جاتا ہے۔ اب ہماری یہ ذمہ داری ہونی چاہئے کہ اس رات اللہ تعالیٰ کو راضی کریں، توبہ و استغفار کثرت کے ساتھ کریں، تاکہ ہماری بخشش ہوجائے اور آئندہ نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوجائے۔

چنانچہ اسی ضمن میں آج توبہ کے متعلق کچھ تحریرات پیش کی جائیں گی۔ ملاحظہ ہو:

توبہ یعنی توبہ کرنا، گناہ سے باز آنا، توبہ کی توفیق دینا، توبہ قبول فرمانا۔ یہ تَـابَ یَتُـوبُ کا مصدر ہے لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ تاب اللہ علی العبد جب بولا جاتا ہے تو اس کے معنٰی آتے ہیں اللہ نے بندہ کو توبہ کی توفیق دی اور تاب العبد کے معنی ہیں بندہ نے توبہ کی۔ جب علـی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو متعدی ہوتا ہے اور مہربان ہونے اور توبہ کی توفیق دینے کے معنٰی ہوتے ہیں اور بغیر علـی کے آتا ہے تو لازم ہوتا ہے اور توبہ کرنے کے معنٰی ہوتے ہیں۔ امام خطابی فرماتے ہیں ’’توبہ کے معنی گناہ کے بعد بندہ کا نیکی کی طرف پلٹنا‘‘۔ (کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی)

علامہ راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ ’’گناہ چھوڑ دینے کا نام توبہ ہے یہ معذرت کی سب سے اچھی شکل ہے کیوں کہ معذرت کی تین صورتیں ہیں، یا تو عذر بیان کرنے والا یوں کہے گا کہ میں نے کیا ہی نہیں؟ یا یہ بیان کرے گا کہ میں نے اس وجہ سے کیا، یا میں نے کیا تو سہی، مگر برا کیا اور میں باز آیا اس کے سوا چوتھی صورت نہیں بس یہ اخیر صورت توبہ ہے۔

شرعی توبہ

۱۔ جو کچھ غلطی ہوگئی اس پر نادم ہونا۔
۲۔ گناہ کو برا سمجھ کر چھوڑ دینا۔
۳۔ دوبارہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

جب یہ تینوں باتیں کسی میں جمع ہوں گی تب توبہ کی شرطیں پوری اس میں پوری ہوں گی۔

تـواب: توبہ کرنے والا، معاف کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا بروزن فعال مبالغہ کا صیغہ ہے تـوبـۃ سے مشتق ہے۔ لغت میں توبہ کرنے والے اور توبہ قبول کرنے والے دونوں کو تواب کہا جاتا ہے۔ بندہ توبہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اس لئے اس کا استعمال اللہ اور بندہ کے لئے ہوتا ہے جب بندہ کی صفت میں آئے تو اس کے معنٰی کثرت سے توبہ کرنے والے بندہ کے ہوں گے چنانچہ جب وہ یکے بعد دیگرے گناہوں کو مسلسل ہر وقت چھوڑتے چھوڑتے بالکل تارک الذنوب (یعنی گناہوں کا چھوڑنے والا) ہوجاتا ہے تو تواب کہلاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی صفت میں استعمال ہوتا ہے تو اس کے معنی کثرت سے مسلسل بار بار بندوں کی توبہ قبول فرمانے والے کے ہیں۔ امام ابوسلیمان خطابی فرماتے ہیں ’’تواب وہ ہے کہ جو اپنے بندوں پر مہربانی فرماکر ان کی توبہ کو قبولیت بخشے کہ جتنی دفعہ توبہ دہرائی جائے اتنی ہی بار قبولیت کی تکرار ہو۔ (ایضاً) قرآن مجید میں تواب کا لفظ جتنی جگہ آیا ہے اللہ تعالیٰ کی صفت کے لئے آیا ہے۔ (لغات القرآن)

بخاری ومسلم میں ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے قبل جو لوگ تھے ان میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے بس اس نے یہ دریافت کیا کہ موجودہ اشخاص میں سب سے بڑا عالم کون ہے تو لوگوں نے ایک راہب کو بتایا تو وہ شخص اس کے پاس آکر بیان کرنے لگا کہ اس نے اب تک ننانوے خون کئے ہیں اس کے لئے کوئی توبہ ممکن ہے۔ راہب نے جواب دیا کہ نہیں۔ اس نے راہب کو بھی مارڈالا اور اس طرح اس نے سو خون پورے کرلئے پھر دریافت کیا اب دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے۔ پھر لوگوں نے ایک عالم کو بتایا۔ یہ اس شخص کے پاس جاکر کہنے لگا کہ اس نے سو خون کئے ہیں کیا اس کے لئے توبہ ہوسکتی ہے تو عالم نے کہا ہاں ہوسکتی ہے ایسا کون شخص ہے جو تمہارے اور تمہاری توبہ کے درمیان حائل ہوسکے تم فلاں ملک میں چلے جاؤ اس لئے کہ وہاں ایسے لوگ رہتے ہیں جو ہمیشہ خدا کی عبادت کیا کرتے ہیں تم بھی ان کے ساتھ خدا کی عبادت کیا کرو اور پھر کبھی اپنے ملک میں واپس مت آنا اس لئے کہ یہ بری جگہ ہے پھر وہ شخص اسی ملک میں جانے لگا تا ابھی وہ آدھا راستہ طے کرچکا تھا کہ یکا یک ملک الموت اس کے پاس آئے، پھر اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے آپس میں تکرار شروع کی رحمت کے فرشتے نے کہا یہ شخص توبہ کرکے خالص دل سے خدا کی طرف متوجہ ہوا ہے اور عذاب کے فرشتے نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیکی کی ہی نہیں، پھر اس تصفیہ کی غرض سے ایک کو حکم مقرر کیا تو اس نے کہا کہ دونوں مقام کے مابین خیال کرو لہٰذا یہ شخص جس مقام سے قریب ہو اس کا سمجھنا چاہئے تب انھوں نے دونوں مقام کو ناپا تو اس مقام کو جہاں جانے کے ارادہ سے یہ نکلا تھا ایک بالشت دوسرے مقام سے قریب پایا گیا اس وجہ سے رحمت کے فرشتے اس پر قابض ہوگئے۔

مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں‘‘۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ ’’جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں جو ایک ہاتھ نزدیک ہوتو میں باع (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں۔

کیمیائے سعادت میں فضیلت وثواب توبہ کے متعلق لکھا گیا ہے کہ ’’جاننا چاہئے کہ حق تعالیٰ نے تمام مخلوق کو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے: **توبوا الی اللہ جمیعاً ایہ المؤمنون لعلکم تفلحون** یعنی جو کوئی امید فلاح رکھتا ہے اس کو توبہ کرنا چاہئے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے توبہ کریگا اس کی توبہ قبول ہوگی۔ اور فرمایا پشیمانی بھی توبہ ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص گناہوں سے توبہ کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کردیتا ہے۔ ان فرشتوں پر جنھوں نے اس کے گناہ لکھے تھے اور اس کے ہاتھوں پاؤں پر ان گناہوں کو بھلا دیتا ہے۔ جن سے اس نے گناہ کئے تھے اور اس جگہ کو بھی بھلا دیتا ہے جہاں اس سے گناہ سرزد ہوئے تھے۔ تاکہ جب وہ حق تعالیٰ کے سامنے پیش ہو تو اس کے گناہوں کا کوئی گواہ نہ نکلے۔ اور فرمایا حق تعالیٰ بندہ کی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ قبل اس کے اس کی جان حلق تک پہنچے۔ اور فرمایا حق تعالیٰ نے اپنے دست کرم کو کھولا ہوا ہے۔ اس شخص کیلئے جس نے دن کو گناہ کیا ہو، تاکہ وہ رات کو توبہ کرے اور وہ قبول کرے۔ اور جس نے رات کو گناہ کیا ہو اس کے لئے بھی کہ وہ دن کو توبہ کرے اور وہ قبول کرے۔ اور حق تعالیٰ کا یہ دست کرم طلوع آفتاب سے مغرب تک اسی طرح کشادہ رہیگا۔

آج کی شب طالبان مغفرت کو مغفرت کا، طلبگاران رزق وروزی کو عطائے روزی کا، مصیبتوں اور آفتوں سے نجات پانے کے خواہش مندوں کو آفت وبلا سے نجات کا جو مژدہ جاں فزا سناتی ہے، یقیناً وہ اس امت مرحومہ کے لئے عظیم تحفہ ہے۔ آج کی رات دریائے رحمت جوش میں ہوتا ہے اور رحمت الٰہی کی ندائے عام غروب آفتاب سے طلوع سحر تک جاری رہتی ہے۔ احادیث سے اس بات کا بھی اندازہ ہوا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ اس رات اپنی برکتوں اور رحمتوں کو نازل فرماتا ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے ہے، جو غفلت سے آنکھیں کھولنے کا، معصیت ونافرمانی سے بچنے کا اور اپنے گناہوں سے تائب ہوکر اطاعت وفرماں برداری کا عہد کرلیں۔ اللہ تعالیٰ آج کی متبرک شب میں ہم سب کی بخشش فرمائے۔ آمین

zubairhashmi7@gmail.com

شب براءت کی مخصوص دعائیں

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَا فَاجِرًا وَلَا شَقِيًّا۔

اے اللہ مجھے ایسا پاکیزہ دل عطا فرما جس میں شرک کا شائبہ بھی نہ ہو جو فسق وفجور اور سختی سے پاک ہو۔

اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ۔

اے اللہ تو کرم فرمانے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے، پس مجھ کو معاف کردے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ وَ الْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ۔ (ماثبت بالسنۃ)

اے اللہ میں آپ سے عفو وعافیت اور دین ودنیا میں دائمی عافیت کا طلبگار رہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پندرہ شعبان کی رات میں نے حضور ﷺ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ۔ اَللّٰھُمَّ لا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ۔ (بیہقی ج ۳)

’’یا اللہ! میں تیری سزا سے تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں اور تیرے غصے سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختیوں سے، اے اللہ میں آپ کی تعریف کا شمار نہیں کرسکتا آپ کی ذات ایسی ہی بلند وبالا ہے جیسے کہ آپ نے خود فرمایا ہے‘‘۔

پھر حضور ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمائے: اے عائشہ کیا تم ان کلمات کو سیکھ لیں؟ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا ہاں۔ تو حضور ﷺ فرمائے تم اسکو (اچھی طرح) یاد کرلو اور دوسروں کو سیکھاؤ، کیوں کہ جبریل علیہ السلام مجھے وہ کلمات سکھلائے اور مجھ کو حکم دیا کہ میں سجدوں میں ان کلمات کو بار بار پڑھتی رہوں۔

حضرت عائشہؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے پندرھویں شعبان کو رات یہ بھی دعاء فرمائی:

سَجَدَ لَكَ خِيَالِيْ وَ سَوَادِيْ وَ آمَنَ بِكَ فُؤَادِيْ فَهٰذِهٖ يَدِيْ وَمَا جَنَيْتُ بِهَا عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يُرْجٰى لِكُلِّ عَظِيْمٍ، اِغْفِرِ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ، سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ۔ (بیہقی)

’’سجدہ کیا تجھ کو میرے ظاہر وباطن نے اور ایمان لایا میں سچے دل سے تجھ پر، سو یہ میرا ہاتھ ہے اور میں نے اس سے اپنی جان پر گناہ نہیں کئے اے عظمت وبزرگی والے معاف فرمادے ذنب عظیم کو، سجدہ کیا میں نے اس ذات اقدس کو جس نے (انسان) کو پیدا فرمایا اور صورت بنائی اور کان اور آنکھیں دیں۔‘‘

شب برأت کی رحمتیں برکتیں وسعادتیں مبارک

رمضان کی آمد آمد
ہر گھر میں رحمت ہی رحمت
برکتوں رحمتوں فضیلتوں کے ماہ رمضان
کی آمد کے منتظر

پروپرائٹر حافظ محمد مسعود حسین ولد حاجی محمد ذاکر حسین
Since 1965
ایم بی ایلورہ کارپٹس
MB Ellora Carpets
Indian & Imported Carpets
بازار گھاٹ چوراہا، وجے نگر کالونی روڈ، حیدرآباد۔
Ph:040-23320335,9849401100
(MS.COM)